

کھلاگ / مکالمہ کھلی قومیں کھلی نس کی ضرورت

نور حکومت سے درخواست

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین فاضل

اکتوبر ۲۰۰۶ء کے اواخر میں پاکستان کے دوروزہ سرکاری دورہ پر آئے ہوئے برطانیہ عظمیٰ کے ولی عہد شہزادہ چارلس نے اپنی اہلیہ کے ہمراہ صدر پاکستان پرویز مشرف اور وزیراعظم جناب شوکت عزیز صاحب سے ملاقات کی، ملاقات کے دوران فریقین نے دیگر امور کے علاوہ اس بات پر خاص طور پر زور دیا کہ دنیا کے مختلف مذاہب اور اقوام کے درمیان ڈائیلاگ ہونا چاہئے۔ اس کے ڈیڑھ ہفتہ کے بعد برطانیہ ہی کے وزیراعظم مسٹر ٹونی بلیر بھی پاکستان کے سرکاری دورے پر آئے، اس دورے میں وہ پاکستان کے صدر جنرل پرویز مشرف اور وزیراعظم شوکت عزیز سے ملے، مسٹر ٹونی بلیر نے دورہ پاکستان کے دوران مختلف تقریبات میں اظہار خیال کرتے ہوئے اسلام کو ایک اعتدال پسند مذہب قرار دیا عیسائیت اور اسلام اور دوسرے بڑے بڑے مذاہب کے درمیان ڈائیلاگ کی ضرورت پر زور دیا۔

امریکہ کے صدر جارج ڈبلیو بوش نے مسلم ممالک کے سفیروں اور مسلم کمیونٹی کی نمائندہ شخصیات کے اعزاز میں حسب روایات 1427/2006ھ میں رمضان کے مقدس ماہ میں اظہارِ نذر میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ”وقت آ گیا ہے کہ دنیا کے تمام مذاہب کے ماننے والے ایک دوسرے سے مکالمہ کریں اور مشترکہ اقدار جیسے خدا پر یقین، اپنے خاندان سے محبت اور اعتدال پسندی اور ایک دوسرے کے مذہب کا احترام کرنے کے رویوں کو فروغ دیں“ انہی دنوں پاپائے روم پاپ بینی ڈکٹ نے ویٹی کن میں مسلم نمائندوں کے ایک وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں یہودیوں اور عیسائیوں کے مذاہب کے درمیان غلط فہمیاں اور منافرت پھیلانے والوں کا محاسبہ کرنا چاہئے ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنا اور یک دوسرے کا سنجیدگی سے جائزہ لینا ہوگا۔ اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل مسٹر کوفی عنان نے حال ہی میں مختلف ممالک کی نمائندہ شخصیات سے ملاقات کے موقع پر 2006 October میں مذاہب مکالمہ پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ”اسلام تحمل رواداری، بقائے باقیہ، جیو اور جینے دو کے اصول کی تعلیم دیتا ہے“

چیف ایڈیٹر

پاکستان کے ممتاز دانشور محمود شام کے ایک مضمون کے مندرجات سے پتہ چلا کہ امریکہ میں حضرت ابراہیم کو مرکز بنا کر مسلمانوں، یہودیوں اور عیسائیوں کو مذاکرات اور تبادلہ خیال کے ذریعہ ایک دوسرے سے قریب لانے کی تحریک زور پکڑ رہی ہے۔ ملائیشیا کے ممتاز مسلم اسکالر ماہر تعلیم ڈاکٹر چندرا مظفر نے کچھ عرصہ پہلے اسلام آباد میں ”بین المذاہب ہم آہنگی اور ڈائیلاگ اور مسلمانوں کا رد عمل“ کے موضوع پر منعقدہ ایک تقریب میں خطاب کرتے ہوئے تمام مذاہب کے درمیان مکالمہ کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے فرمایا ”دنیا کے تمام مذاہب انسانیت کا درس دیتے ہیں، اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ مختلف مذاہب کے لوگوں کے درمیان باہمی محبت اخوت اور بھائی چارہ کو فروغ دیا جائے“، اس مقصد کے لئے لوگوں کے درمیان ڈائیلاگ (باہمی مذاکرات و تبادلہ خیال) وقت کی اہم ضرورت ہے، دین کا تصور معاشرہ کی بہتری کی راہ ہموار کرتا ہے۔ مذہب دراصل کلچرورائی کا مظہر ہیں، عیسائی، یہودی، ہندو، پارسی غرض کہ ہر مکتبہ فکر کا اپنا کلچر ہے جو معاشرہ میں رنگین کا پرتو ہے، قرآن پاک میں مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان ہم آہنگی پر زور دیا گیا ہے۔“ 2006 کے کرسس ڈے کی مناسبت سے ایوان صدر میں عیسائی مذہب کی منتخب نمایاں شخصیات سے خطاب کرتے ہوئے صدر مشرف نے مختلف مذاہب اور نظریہ رکھنے والے لوگوں میں امن و آشتی کے قیام کے لئے ڈائیلاگ بین المذاہب کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا ہے۔ اس سے قبل بھی امریکی یہودیوں کی ایک تبلیغی ٹیم کی دعوت پر صدر پرویز مشرف نے امریکہ میں بین المذاہب ڈائیلاگ کے موضوع پر خطاب میں بین المذاہب خاص طور پر مسلمانوں اور یہودیوں کے مابین ضرورت پر زور دیا ہے۔ پاکستان کے مشہور و معروف دانشور، کالم نویس حامد میر نے امریکہ میں ایک سیمینار میں شرکت کی جہاں انہوں نے ڈائیلاگ بین المذاہب پر منعقدہ کانفرنس میں مسلمانوں کی نمائندگی کی، وہاں انہوں نے اسلام پر اٹھائے گئے اعتراضات کا جواب دیا۔ پاکستان کے سابق وزیراعظم بے نظیر بھٹو اور الطاف حسین نے بھی اس سال کرسس کے موقع پر عیسائیوں کو کرسس کی مبارک باد کا پیغام دیتے ہوئے عیسائیوں اور مسلمانوں کے مابین ڈائیلاگ کو وقت کی اہم ترین ضرورت قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ پرنٹ

اور الیکٹرانک میڈیا کے توسط سے پتہ چلتا ہے کہ امریکہ، برطانیہ، روس جرمن، فرانس جاپان اور انڈیا سمیت دنیا کے تقریباً تمام ممالک کے علمی حلقوں میں آجکل ”مذہب اور اقوام کے درمیان ڈائیلاگ“ مذاکرات اور باہمی گفت و شنید کی ضرورت کا تذکرہ زور شور سے ہو رہا ہے اور اس موضوع پر مختلف سطحوں پر مذاکرات اور کانفرنس میں شریک دانشوروں اور اہل علم کے درمیان اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ ”مذہب، اقوام اور مختلف تہذیبوں کو آپس میں لڑنے جھگڑنے کے بجائے ایک دوسرے کو برداشت کرنے اور ایک دوسرے کو سننے سمجھنے اور باہم مل جل کر زندگی گزارنے کیلئے راہیں ہموار کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ (جنگ کراچی ۱۶ جنوری ۲۰۰۷ء)

یہ مکالمہ کیسے کیا جائے؟ کون کرے گا؟ کن پہلوؤں پر مکالمہ ممکن ہے؟ مکالمہ کیسے کیا فوائد ہیں؟ ان سوالوں کے تفصیلی جوابات دینے کیلئے ایک کتاب بعنوان

مکالمہ و اتحاد بین المذاہب کی مذہبی بنیادیں امکانات فوائد، تجاویز

سیرت طیبہ، اسوۃ انبیاء علیہم السلام اور کتب مقدسہ کے تناظر میں
لکھی اور شائع کی ہے جس کا انگریزی مفہوم کچھ اس طرح ہے

Dialog on basic foundations of International Religions
Possibilities, Benefits and Suggestions under the scope
of Seerat-un-Nabi (Peace be upon him) and
Seerat-ul-Ambia (Aleheessalam)

اس کاوش کا بنیادی مقصد مندرجہ بالا بازگشت کو عملی جامہ پہنانے کیلئے علمی رہنمائی فراہم کرنا
بالخصوص اردو زبان کے قارئین کو غور و فکر کی دعوت کے ساتھ مکالمہ کے لئے تیار کرنا ہے کتاب کے
اہم مباحث یہ ہیں

کتاب کا تعارف

یہ کتاب ایک مقدمہ اور نو ابواب پر مشتمل ہے مقدمہ میں عہد حاضر کے حوالے سے سیرت طیبہ کی اہمیت، مکالمہ کی ضرورت و دائرہ بحث اور رکاوٹوں سے بحث کی گئی ہے۔

پہلا باب: پہلے باب میں تفصیلاً مکالمہ کی تعریف و تعارف، ضرورت و اہمیت اور مکالمہ کے ۲۵ آداب و شرائط سیرت طیبہ کی روشنی میں بیان کئے گئے ہیں۔

دوسرا باب: دوسرے باب میں مکالمہ کے قرآنی نظائر پیش کئے گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور انبیاء اکرام نے کس طرح کیا اسوۂ انبیاء علیہم السلام کے بعد آپ کے مکالماتی نظائر پیش کئے گئے ہیں۔ اور مکالمہ کی دیگر صورتیں مثلاً وفود، خط و کتابت سفراء کے ذریعے پیغامات کا بھی جائزہ لیا گیا ہے اور مکالمے کے اثرات کو بھی نمایاں کیا ہے۔

تیسرا باب: برصغیر میں مکالمے کی تاریخ پر مشتمل ہے اور ماضی کی کچھ شخصیات کا اس حوالے سے تعارف کرایا گیا ہے عہد حاضر کی اہم شخصیت ڈاکٹر ذاکر نانک ہیں لیکن ان کے ذاتی حالات دستیاب نہیں ہو سکے ہیں اسی طرح بعض دیگر شخصیات کے حالات کا بعد میں اضافہ کر دیا جائے گا۔

چوتھا باب: مذہب کی تعریف و تعارف پر مشتمل ہے جسمیں ثابت کیا ہے مذہب انسانی زندگی کی ضرورت ہے اور مذہب مکالمہ کی بنیاد بن سکتا ہے اس کے ساتھ دیگر اہم مذاہب کا تعارف و جائزہ بھی پیش کیا گیا ہے۔

پانچواں باب: مذاہب کے درمیان استعمال ہونے والے مشترکہ لفظ اللہ کی تحقیق پر مشتمل ہے جس سے ثابت ہوتا ہے مذاہب کی بنیاد عقیدہ توحید پر تھی جو کہ بعد میں تبدیل ہو گئی۔

چھٹا باب: آپ کی سیرت طیبہ کے خاص پہلو سے منسلک ہے اس میں آپ کی دیگر انبیاء

سے مماثلت کو نمایاں کیا گیا ہے اور قاری کو آگاہ کیا گیا ہے کہ آپ جامع و مانع و آخری شخصیت ہیں جو اللہ کی طرف سے ساری انسانیت کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

ساتواں باب: عقیدہ توحید کی وضاحت پر مشتمل ہے کہ اہم مذاہب میں اللہ کا تصور اور عقیدہ توحید کے بارے میں کیا رائے ہے تاکہ باہم اتحاد اور مکالمہ کی بنیاد فراہم ہو سکے
آٹھواں باب: اس میں ان کوششوں اور کاوشوں کا ذکر ہے جو ہمارے پیغمبر نے دیگر مذاہب سے اتحاد کے خاطر کیں۔ اسی کے ساتھ اسلام کی جامع و مانع تعلیمات اور اس کی خوبیوں کو نمایاں کیا گیا ہے تاکہ غیر مسلم اس نکتہ پر غور و فکر کریں۔

نواں باب: یہ آخری باب ہے جس میں مذہبی اتحاد کی بنیادوں کی نشاندہی کی گئی ہے اور ثابت کیا ہے کہ مذہب نئے اور نئی کتاب کی ضرورت کیوں تھی؟ آخر میں تجاویز پیش کرنے کے بعد کتابیات کی فہرست منسلک کر دی گئی ہے۔

اس فکر کو عملی شکل دینے کیلئے انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالج کراچی سندھ کے زیر اہتمام ایک کانفرنس بعنوان

عالمی مذاہب کے درمیان مکالمہ

باہمی خدشات امکانات اور تضاد

اسوۃ انبیاء علیہم السلام اور کتب مقدسہ کے تناظر میں

اعلان کیا جا چکا ہے لیکن وسائل کی عدم دستیابی کے سبب پروگرام کی تاریخ متعین نہیں کی گئی ہے جیسے ہی کوئی صورت بنی ۲۰۰۷ء ہی میں کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کر دیا جائے گا